اقلیت کیلئے مختص رقم میں سے مختلف مدوں پر 0.01 سے لیکر 5 فیصد رقم کا خرچ کیا جانا ان کی نیت میں تو کھوٹ سہی لیکن ہماری لاپرواھی کی بھی انتھا نھیں۔

شیخ نثار احمد تمبولی، دھولیہ

ہندوستان میں ۹۰؍اضلاع کا اقلیت کے اکثریت والے اضلاع میں شمار کیا گیا ہے۔ ان ۹۰؍اقلیتی اضلاع کی فلاح و بہبودی کے لئے ۱۱؍ویں منصوبے(۲۰۰۷ء تا ۲۰۱۲ء) میں Multi-Sectoral Development Plan(MSDP) تیار کیا گیا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت اقلیت کے لئے بہتر رہائش، سینیٹیشن، تعلیم، صحت عامہ، کریڈیٹ فیسیلیٹی وغیرہ وغیرہ پر کروڑوں روپے خرچ کرنے کیلئے منظور کئے جا چکے ہیں۔ Center for Budget and Governance Accountability (CBGA) نے اس تعلق سے حیرت انگیز انکشاف کیا ہے کہ ۹۰؍مسلم اکثریت والے ۱۶؍اضلاع کے لئے ابھی تک منصوبہ بننا باقی ہے۔ بقیہ ۷۴؍اضلاع کیلئے ستمبر ۲۰۰۹ء میں ایک ہزار ۵سو ۶۲ کروڑ روپئے منظور کئے جا چکے ہیں لیکن اتنی بڑی رقم میں سے صرف ۷۷؍کروڑ روپیہ اب تک خرچ ہوا ہے۔ یعنی ۵؍فیصد رقم سے بھی کم روپیہ منظور شدہ مد پر خرچ کیا گیا ہے۔ ۱۱؍ویں منصوبہ میں اکثریت والے اضلاع کیلئے ۵۰۲۷؍کروڑ روپیہ منظور کیا گیا۔ متذکرہ منصوبہ کی آدھی مدت گزر چکی ہے لیکن اس رقم میں سے صرف ۲.۸؍فیصد رقم ہی خرچ کی گئی۔ سالِ رواں کے لئے دو لاکھ ۵ ہزار ۲۶۰؍مکانات اندرا آواس یوجنا کے تحت مسلمانوں کے لئے تعمیر کیا جانا چاہئیے تھا لیکن اب تک صرف تین ہزار ۲ سو ایک مکانات تعمیر کئے گئے۔ یعنی صرف اور صرف ڈیڑھ فیصد رقم ہی اس مد پر خرچ کی گئی۔ اتنا ہی نہیں اقلیتی اضلاع میں آج تک ۱۴؍ہزار دو سو ہینڈ پمپ لگائے جانے تھے لیکن صرف ایک ہزار ۵؍سو ۲۳؍ہینڈ پمپ ہی لگائے گئے ہیں یعنی ۱۰.۸؍فیصد ہینڈ پمپ۔ اس طرح ایک ہزار سات سو ۱۵؍ہیلتھ سینٹر مسلمانوں کے لئے سالِ رواں میں قائم کئے جانے تھے جس میں سے صرف پانچ ہیلتھ سینٹر قائم کئے گئے یعنی نصف فیصد ہیلتھ سینٹر کی تعمیر کی گئی۔ سالِ رواں میں مسلمانوں کے لئے ۱۸؍ہزار ۹؍سو ۷؍آنگن واڑی کا قیام ہونا تھا لیکن صرف اور صرف ۲۰؍آنگن واڑی تعمیر کی گئی یعنی 0.01؍فیصد۔

جنہیں قوم مسلمہ سے صحیح معنوں میں درد ہوگا وہ دوبارہ یا سہ بارہ متذکرہ اعداد کو پڑھ کر الگ سے ایک تختہ بنائیگے۔ اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو ہماری آنکھیں کھُلی کی کھُلی رہ جائیگی اور ہمارے ساتھ جو کچھ ہو رہا اس کے ذمہ دار ملک کے بیورو کیریٹس تو ہے ہی لیکن ہماری لاپرواہی اور قانونی عدم بیداری کا بڑی حد تک فقدان بھی ہے اس بات کا ہمیں احساس تو ہو جائیگا۔ یہ تو ہوگئی مرکزی سطح پر ۹۰؍اکثریت والے اضلاع کی روداد۔ جہاں تک ریاست مہاراشٹر کا تعلق ہے ہنگولی، پربھنی، واشم اور بلڈھانہ ضلع کی سماجی تنظیموں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اپنے اپنے ضلع کے لئے مختص سرکاری مالی اعانت جلد سے جلد یعنی ۲۰۱۲ء کے پہلے کیسے حاصل کریں اس کی فکر لیں۔ اس کے لئے قانون حقِ معلومات کے ذریعے اپنے اپنے ضلع کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی اور کتنی رقم خرچ کی گئی اس تعلق سے ضلع کلکٹر سے معلومات حاصل کرلیں تاکہ منظور شدہ رقم جواب تک خرچ نہ ہو سکی وہ آپ کے ضلع میں ہندو یا مسلم کوئی بھی سیاسی رہنما جو اقلیت کا درد رکھتا ہو اس کی مدد سے اپنا حق حاصل کریں۔

متذکرہ ملک کے ۹۰؍اکثریت والے اضلاع کیلئے ملٹی سیکٹرل ڈیولپمینٹ پلان کے علاوہ حکومت مہاراشٹر کے ۹؍فروری ۲۰۰۹ء اور ۲۱؍اگست ۲۰۰۹ء کے حکمنامہ کے مطابق سالِ رواں کیلئے مندرجہ ذیل مہاراشٹر کے کارپوریشن کیلئے ۲۰؍لاکھ، A درجہ کی میونسپل کونسل کیلئے ۱۵؍لاکھ، B اور C درجہ کی میونسپل کونسل کیلئے ۱۰؍لاکھ روپئے تک گرانٹ منسلک شہر کے اکثریت والے علاقہ کیلئے قبرستان کی دُرستی، پینے کے پانی کی سہولت، بجلی، گندے پانی کا نکاس، راستے، اسٹریٹ لائٹ، عوامی بیت الخلاء، انگن واڑی اور بال واڑی وغیرہ کیلئے رقم حکومتِ مہاراشٹر کی جانب سے سال ۲۰۰۹ء۔ ۲۰۱۰ء کے دوران خرچ کی جانی ہے۔ اس تعلق سے منسلک کارپوریشن یا میونسپل کونسل نے ضلع کلکٹر کو تخمینہ پیش کیا جانا ہے اور ضلع کلکٹر کے معرفت مائینا ریٹی ڈیولپمینٹ ڈپارٹمینٹ، مہاراشٹر کو روانہ کرنا ہے اس کے بعد مائینا ریٹی ڈیولپمینٹ ڈپارٹمینٹ کے معرفت منسلک ضلع کلکٹر کو گرانٹ ملنے والی تھی جو منسلک کارپوریشن یا میونسپل کونسل کو

مائینا ریٹی ڈیولپمینٹ ڈپارٹمینٹ کے سپرد کیا جائے۔

ریاست مہاراشٹر میں جن اکثریت والے ۱۶۵ر شہروں کا شمار کیا گیا ہے وہ ہے کلیان، اُلھاس نگر، بھیونڈی، میرا بھیندر، وسئی، وِرار، ڈھانو، نالہ سوپارا، کُرڈگاؤں۔ بدلاپور، نوگھر، مانِک پور، پنویل، کھوپولی، علی باغ، روہا، مُرور، مُروڈجنجیرا، شری وردھن، رتناگری، چپلُن، کھیڑ، راجاپور، مالیگاؤں، منماڑ، اگت پوری، سنّر، یولہ، سٹانا، احمدنگر، شری رام پور، سنگم نیر، راہوری، شری گوندھا، نندربار، شہادہ، نواپور، دھولیہ، شیرپور، دونڈائچہ، جلگاؤں، بھساول، املنیر، چوپڑا، چالیس گاؤں، فیض پور، یاول، راویر، جامنیر، بارامتی، لوناولہ، دؤنڈ، اِنداپور، شیرور، ساسوڈ، جُنّر، سانگلی، اسلام پور، ویٹا، آشٹا، تاس گاؤں، ستارا، کراڑ، پھلٹن، وائی، مہابلیشور، شولاپور، بارشی، سانگولہ، اکّل کوٹ، منگل ویڑا، کُرڈوواڑی، کولھاپور، اچل کرنجی، گڑھ ہنگلاج، کاگل، پنھاڑا، اورنگ آباد، سلّوڑ، پیٹھن، ویجاپور، گنگاپور، خلدآباد، کنّڑ، پربھنی، گنگاکھیڑ، سون پیٹھ، پُرنا، مانوت، سیلو، جنتُر، پاتھری، ہنگولی، بسمت نگر، قلمنوری، جالنہ، امبڑ، بھوکردن، پرتور، ناندیڑ، بِلولی، مُدکھیڑ، کندھار، دھرم آباد، مُکھیڑ، لاتور، اُدگر، احمدپور، ملنگا، اوسا، عثمان آباد، اُمرگا، بھوم، پرانڈا، مُروم نل دُرگ، بیڑ، امبے جوگائی، ماجلگاؤں، گیورائی، دھارور، بلڈھانہ، کھام گاؤں، ملکاپور، شیگاؤں، جلگاؤں جامود میھکر، ناندورا، چخلی، سندکھیڑراجا، امراوتی، اچل پور، انجن گاؤں، چاندور ریلوے، دھامن گاؤں، ایلوت محل، داروھا، دِگرس، پُسد، کارنجا، منگرول پیر، رِسوڑ، واشم، اکولہ، آکوٹ، بالاپور، پاتُر، مرتضٰی پور، ناگپور، کامٹھی، رام ٹیک، کڑمیشور، کاٹول، بھنڈارا، تُمسر، پونی، گوندھیا، تروڑا، وردھا، پُل گاؤں، چندرپور، بلّارپور، مُل، برھمپوری، راجورا، گڑھ چرولی اور دیسائی گنج۔

جیسے کہ مندرجہ بالا شہروں کے ذریعے اقلیتی علاقوں میں ۱۸ر کروڑ ۸۵ر لاکھ، ۳۱ر مارچ ۲۰۱۰ء کے پہلے خرچ ہونا ہے۔ اس کے تعلق سے اپنے شہر کے میونسپل کونسل، کارپوریشن اور ضلع کلکٹر سے قانون حق معلومات کے ذریعہ سے معلومات حاصل کریں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ دھرنے، آندولن، میمورنڈم کو بالائے طاق رکھ کر اقلیت کیلئے کون کون سی مراعات منظور کی گئی ہے اور اس کا استعمال کہاں تک کیا جا رہا ہے اس پر کڑی نظر رکھیں۔ اس تعلق سے جی آر ہماری ویب سائٹ www.mwodhule.com کے Document پر کلک کر کے Full Index کے نمبر 118 سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

مندرجہ بالا ناانصافی کتنی سنجیدہ ہے اس کا اندازہ اس بات سے ہوگا کہ راقم الحروف کا ٹاٹا ہاسپٹل میں چیک اپ چل رہا ہے اور فطری طور سے ذہنی تناؤ اور فکر لاحق میں مبتلاء ہونے کے باوجود اس آرٹیکل کو لکھے بغیر نہیں رہا جا سکا۔ (راقم الحروف کے لئے صحت و عافیت کی دعاء کی درخواست ہے)